قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

منگل 21 جولائی 2020ء | 29 ذوالقعدہ 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:173

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا ہر انسان کا سر دو زنجیروں میں ہے۔ ایک زنجیر ساتویں آسمان تک جاتی ہے اور دوسری زنجیر ساتویں زمین تک جاتی ہے۔ جب انسان تواضع یا عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ذریعہ اسے ساتویں آسمان تک لے جاتا ہے اور جب وہ تکبّر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ذریعہ اسے ساتویں زمین تک لے جاتا ہے۔ انتہائی نیچے گرا دیتا ہے۔

(کنزالعمال حدیث ۵۷۴۵)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تواضع انسان کو صرف بلندی میں ہی بڑھاتی ہے۔ پس تواضع اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں رفعتیں عطا کرے گا۔

(کنزالعمال حدیث نمبر ۵۷۴۰)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

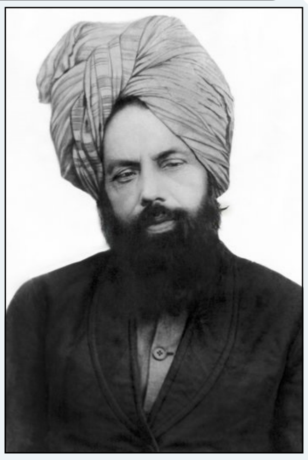

’’مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف تھا۔ آپ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپؐ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ یہ ہے نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بات بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گردو پیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہوسکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کر دیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کر دیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہوگیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸ الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’عاجزی اختیار کرنی چاہیے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے۔ انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذّاریات:57)

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳)

اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان فرماتے ہیں ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا وَّ اِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا (الفرقان 64)

ترجمہ:۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ’’سلام‘‘۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

عاجزی اور انکساری ایک ایسا خلق ہے جب کسی انسان میں پیدا ہو جائے تو اس کے ماحول میں اور اس سے تعلق رکھنے والوں میں باوجود مذہبی اختلاف کے جس شخص میں یہ خلق ہو اس پر انگلی اٹھانے کا موقعہ نہیں ملتا بلکہ اس خُلق کی وجہ سے لوگ اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، اس سے تعلق رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہمیں تاریخ انسانی میں سب سے زیادہ عاجزی اگر کسی میں نظر آتی ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے چنانچہ دیکھ لیں باوجود خاتم الانبیاء ہونے کے آپ اپنے ماننے والوں کو یہی فرماتے ہیں کہ مجھے موسیٰ پرفضیلت نہ دو اور اس یہودی کو بھی پتہ تھا کہ باوجود اس کے کہ میں یہودی ہوں اور جھگڑا میرا مسلمان سے ہے اور پھر معاملہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اپنے اس جھگڑے کا معاملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی لاتا ہے، آپ کی خدمت میں ہی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ مذہبی اختلاف کے باوجود اس کو یہ یقین تھا اور وہ اس یقین پر قائم تھا کہ یہ عاجز انسان صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنی بڑائی ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کریں گے اور اس یہودی کو یہ بھی یقین تھا کہ میرا دل رکھنے کے لئے اپنے مرید کو یہی کہیں گے کہ مجھے موسیٰ پرفضیلت نہ دو۔ یہ یقین اس لئے قائم تھا کہ آپ کی زندگی جو زندگی اس یہودی کے سامنے تھی اس سے یہی ثابت ہوا تھا اور آپ کا یہ حسنِ خلق اس کو پتہ تھا اور یہ حسنِ خلق آپ میں اس لئے تھا کہ وہ شرعی کتاب جو آپ پر اتری یعنی قرآن کریم اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ’’اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو جواباً کہتے ہیں سلام‘‘۔ یعنی جھگڑے کو بڑھاتے نہیں بلکہ وہیں معاملہ نپٹا کر ایک طرف ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی جھگڑا کرنے کی کوشش بھی کرے تو اس کو آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ جاہلوں کی طرح ذرا ذرا سی بات پر سالوں جنگیں لڑنے کی ان کو عادت نہیں ہے۔ تو یہ ہے وہ حسن خلق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اور جو آپ اپنی امت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔

(خطبہ جمعہ 2جنوری 2004ء بمطابق 2 صلح ۱۳۸۳ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن)

اس شمارہ میں

مردِ حق کی دعا (منظوم)
جماعت کے نوجوانوں کو ایک خاص نصیحت
محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید دارالذکر لاہور کا ذکر خیر
حضرت مولوی محمد ابوالحمید آزاد رضی اللہ عنہ، حیدرآباد دکن

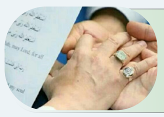

دربارِ خلافت

ہمسایوں سے حسن سلوک کرنے کی تلقین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

’’...... مغربی ممالک میں عموماً ہر کوئی اپنے میں مگن رہتا ہے ان لوگوں کی ایک زندگی بن گئی ہے کہ اپنا گھر یا اپنے بہت قریبی۔ ہمسائے کا وہ تصور یہاں ہے ہی نہیں جو (اسلام) نے ہمیں سکھایا ہے۔ یہی (اسلام) کی خوبی ہے کہ ہر بظاہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی طرف بھی توجہ دلا دی اور پھر اس کے نتیجے کے طور پر بڑی بڑی جنتوں کی خبریں دیں تا کہ ہر طرح سے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کے لئے ہر مومن کوشش کرے۔ تو جب ان لوگوں سے سلامتی کا پیغام پہنچاتے ہوئے ہم تعلق رکھیں گے، جب ان لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ یہ لوگ بے غرض ہو کر ان سے تعلق رکھ رہے ہیں، ان کے یہ تعلق ہماری ہمدردی کے لئے ہیں، تو یہ لوگ خوش بھی ہوتے ہیں اور حیران بھی ہوتے ہیں کیونکہ اس کی ان کو عادت نہیں ہے۔ ان باتوں کا، اس خوشی کے اظہار کا، ان کی باتوں اور خیالات سے بڑا واضح پتہ لگ رہا ہوتا ہے۔ اس تعلق کو بڑھانے کی وجہ سے فطرت کی جو آواز ہے۔ اگر نیک فطرت ہے تو فطرت تو ہر ایک سے یہ چاہتی ہے کہ نیکی کا سلوک ہو۔ فطرت کی وہ آواز ان کے اندر بھی انگڑائی لیتی ہے۔ وہ بھی اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے ہمارے سے نیک تعلق کی وجہ سے رابطہ رکھ رہے ہیں۔ کوئی مفاد یا ذاتی منفعت حاصل کرنا ان کا مقصد نہیں ہے۔ اِلاّماشاء اللہ اکثریت اس بات پر خوش ہوتی ہے۔

جب سے مَیں نے ان مغربی ممالک کے رہنے والوں کو خاص طور پر ہمسایوں سے اچھے تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی، بعض جگہ سے بہت خوش کن رپورٹس آئی ہیں۔ وہی لوگ جو پاکستانی یا ایشین (مومن) ہمسایوں سے خوفزدہ تھے جب ان کے یہ تعلق بڑھنے شروع ہوئے، عید، بقرعید پر، ان کے تہواروں پر، جب تحفے ان کی طرف جانے شروع ہوئے تو اس کی وجہ سے ان میں نرمی پیدا ہونی شروع ہو گئی، ان کے خوف بھی دور ہوئے۔ وہی لوگ جو (اسلام) کو شدت پسند اور امن برباد کرنے والا مذہب سمجھتے تھے (اسلام) کی سلامتی کی تعلیم سے متاثر ہو رہے ہیں۔ (مسجد) فضل کے حلقے میں بھی دو سال سے ہمسایوں کو بلا کر ان کی دعوت وغیرہ کی جاتی ہے۔ علاوہ اس ذاتی تعلق کے جو لوگ اپنے طور پر گھروں میں بھی کرتے ہوں گے۔ اس سال بھی جو انہوں نے فنکشن کیا تھا مَیں اس میں شامل ہوا تھا تو مَیں نے ہمسایوں کے تعلق میں جب ان کے سامنے (اسلام) کی تعلیم پیش کی تو سب نے حیرت اور خوشی سے اس کو سنا اور اس کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا اور اب تک بھی مختلف حوالوں سے مختلف موقعوں پر ان ہمسایوں کے مجھے خطوط آتے رہتے ہیں، کارڈز بھی آتے رہتے ہیں۔ تو سب ہمسایوں سے حسن سلوک جہاں سلامتی کی ضمانت ہے وہاں اس سے (تبلیغ) کا بھی بہترین راستہ کھل جاتا ہے۔

اگر ان لوگوں میں مذہب سے دلچسپی نہیں ہے تو کم از کم ایسے لوگوں کے ذہنوں سے (اسلام) کے خلاف جو زہر بھرا گیا ہے وہ نکل جاتا ہے۔ اگر ہمسائیگی کی وسعت ذہن میں ہو تو پوری دنیا میں سلامتی اور صلح کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ دنیا سے فساد دُور ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمسائیگی تو 100 کوس تک بھی ہوتی ہے۔ پس آج جبکہ احمدی دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں ہیں۔ بعض علاقوں میں شاید تھوڑے ہیں یا زیادہ ہیں۔ اپنے ارد گرد کے 100-100 میل کے علاقے کو بھی اپنی سلامتی کے پیغام سے معطر کر دیں تو دنیا کے ایک وسیع حصے میں (اسلام) کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں، اس کے خلاف جو پُرتشدّد اور ظلم کرنے والا ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ سب داغ دُھل سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو اس عہد کی کوتاہی کر رہے ہوں گے جو ہم نے اس زمانے کے امام سے باندھا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ یکم جون 2007ء) (الفضل انٹرنیشنل 22/جون تا 28/جون 2007ء)

آج کی دعا

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ یَفۡقَهُوۡا قَوۡلِیۡ

(سورۃ طٰہٰ۔ آیت 26 تا 29)

ترجمہ: اے میرے رب! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔

یہ قرآنِ مجید میں مذکور حضرت موسیٰؑ کی دعوت الی اللہ میں کامیابی اور شرح صدر کی جامع دعا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو جب فرعون کے دربار میں حکمِ الٰہی پہنچانے کی ذمہ داری سونپی گئی تو قرآنِ کریم میں سورۃ القصص آیت نمبر 35 اور 36 میں مذکور ہے کہ آپؑ نے خدا کے حضور عرض کی کہ میری نسبت میرا بھائی ہارون زیادہ فصیح اللسان ہے، اسے میرے مددگار کے طور پر ساتھ بھیجیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم تیرے بھائی کے ذریعہ سے تیرا بازو مضبوط کرینگے۔

پیغام پہنچانے کی ذمہ داری بہر حال حضرت موسیٰؑ کی ہی تھی۔ خدا نے آپ کو زبان کی گرہ کھولنے کے لئے یہ عظیم الشان دعا بھی سکھلادی۔ قرآنِ کریم گواہ ہے کہ آپؑ نے یہ ذمہ داری کامل طور سے ادا فرمائی۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

مردِ حق کی دعا

(کلامِ طاہر)

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا، رُخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سرکبرِ نمرود کا
ہے اَزل سے یہ تقدیرِ نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خوں شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر! رائیگاں کب گیا تھا کہ اَب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے، پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائیدِ ربّ الورٰی
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا، آج بھی، اِذن ہو گا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قول اُمۡلِیۡ لَهُمۡ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡن
سنت اللہ ہے، لاجرم بالیقیں، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بد نوا! دو قدم دور دو تین پل جائے گی

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا، کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا
اے غلامِ مسیحُ الزماں ہاتھ اٹھا، موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء)

تبرکات: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

جماعت کے نوجوانوں کو ایک خاص نصیحت

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے وصال سے ساڑھے تین سال قبل ایک نہایت ہی قیمتی مضمون میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے ہی دردمند دل کے ساتھ ایک نصیحت فرمائی تھی۔ وہ نصیحت آبِ زر سے لکھنے اور حرزِ جان بنانے کے قابل ہے اور بالخصوص موجودہ حالات میں تو اس پر عمل پیرا ہونا ازحد ضروری ہے کیونکہ جماعت کی آئندہ ترقی اس نصیحت پر کماحقہ، عمل پیرا ہونے کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ ذیل میں وہ نصیحت حضرت میاں صاحب کے الفاظ میں ہدیہٴ قارئین کی جا رہی ہے۔ ادارہ)

میں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں اور اپنے دل میں ایسا عشق اور خدمتِ دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلاء نہ پیدا ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اُس کی اُولیٰ سے بھی بہتر ہو۔ یقینا اگر ہمارے نوجوان ہمت کریں تو خداتعالےٰ کے فضل سے اس مقصد کا حصول ہرگز بعید نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کا یہ وعدہ ہے جو حضورؑ نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

’’خداتعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ۔۔۔۔۔۔ میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر اک قوم اِس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا‘‘

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 409)

خدا کرے کہ ہم اور ہماری اولادیں اس عظیم الشان بشارت سے حصہ پائیں اور اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے۔ یاد رکھو کہ ایسی زندگی چنداں شاندار نہیں سمجھی جا سکتی کہ انسان ایک بلبلہ کی طرح اٹھے اور پھر بیٹھ جائے اور ساٹھ ستر سال کی عمر میں اس کی فعال زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے بلکہ اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد بھی اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اس کے دوستوں اور اس کے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعہ روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں۔ قرآن نے کیا خوب فرمایا ہے کہ۔

والباقیات الصّٰلحٰت خیرٌ عند ربّک ثواباً و خیرٌ املًا۔ پس

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہٴ ملت شود پیدا

(روزنامہ الفضل 3 مارچ 1960)(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ستمبر 1963ء)

ماہنامہ انصار اللہ دسمبر 1963ء نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک منظوم کلام حضرت میاں صاحب کے کچھ تمہیدی الفاظ کے ساتھ شائع کیا جو یہ ہے۔

لُوٹ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک یہ کہ کسی کے مال یا جان پر ظلم کے رنگ میں ڈاکہ ڈالا جائے، یہ لُوٹ بدترین گناہوں میں سے ہے۔ دوسری قسم کی لُوٹ یہ ہے کہ پاک محبت کی تاروں میں باندھ کر دوسرے کے مال و جان کو اپنا بنا لیا جائے۔ ایسی لوٹ انسانی روح کی جلاء کیلئے ایک بھاری نعمت ہے۔ سو ذیل کے اشعار میں اسی قسم کی روحانی لوٹ کا ذکر ہے جس میں اپنے آسمانی آقا کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ آئے اور ہمارے جان و مال کو لوٹ لے جو شروع سے اسی کے ہیں لیکن ہم لوگوں نے اپنی کوتاہ نظری یا بے وفائی سے اپنے سمجھ رکھے ہیں۔ مگر خیال رہے کہ میں شاعر نہیں ہوں۔ اگر فن نظم گوئی کے لحاظ سے کوئی غلطی نظر آئے تو وہ قابلِ معافی سمجھی جائے۔ اصل غرض دلی جذبات کا اظہار ہے۔ پہلے دو شعروں میں ایک قرآنی آیت کا مفہوم پیشِ نظر ہے۔

مِری سجدہ گاہ لُوٹ لو میری جبیں کو لُوٹ لو
میرے عمل کو لُوٹ لو اور میرے دیں کو لُوٹ لو
میری حیات و موت کا مالک ہو کوئی غیر کیوں
تم میری ’’ہاں‘‘ کو لُوٹ لو، میری ’’نہیں‘‘ کو لُوٹ لو
رنج و طرب میرا سبھی بس ہو تمہارے واسطے
روحِ سرور لُوٹ لو، قلبِ حزیں کو لُوٹ لو
جب جاں تمہاری ہو چکی پھر جسم کا جھگڑا ہی کیا
مِرا آسماں تو لُٹ چکا اب تم زمیں کو لُوٹ لو

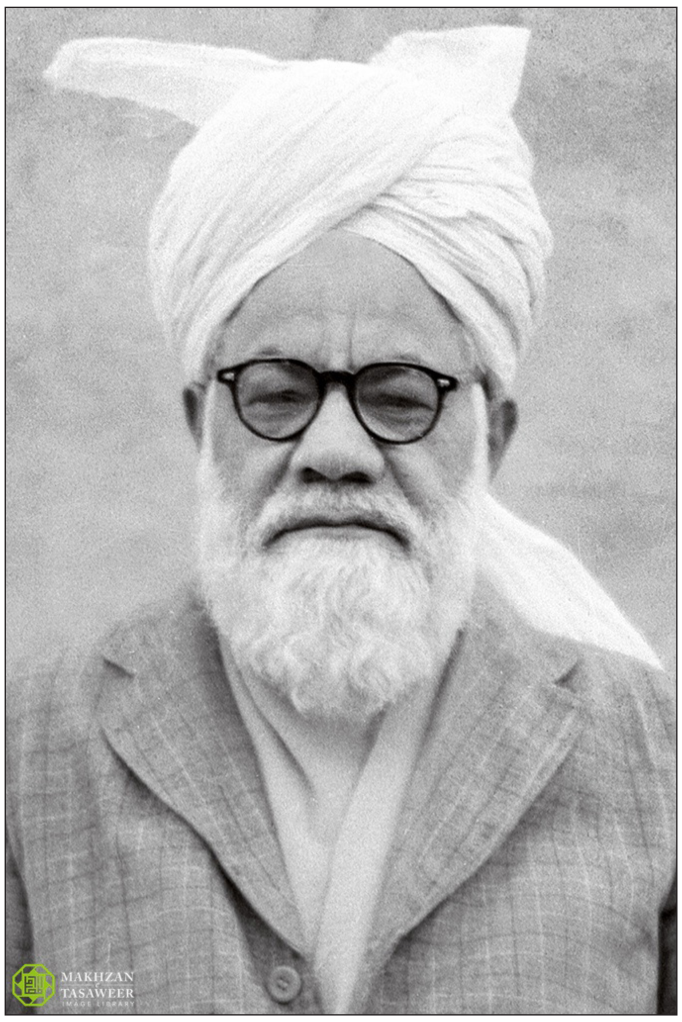

نانِ جویں کے ماسوا دل میں مِرے ہوس نہیں
چاہو تو اے جاں آفریں نانِ جویں کو لُوٹ لو
گھر بار یہ میرا نہیں اور مَیں بھی کوئی غیر ہوں؟
اے مالکِ کون و مکاں آؤ مکیں کو لُوٹ لو

(محررہ 30اکتوبر 1963ء)

(ماہنامہ انصار اللہ ستمبر 1963ء)

☆...☆...☆

بیوت الحمد منصوبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کے گھر بنانے کے شکرانہ کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد1صفحہ 241)

قرآنی تعلیمات کی رو سے بے سہارا افراد بیواؤں اور غرباء کی ضرورت پوری کرنا خداتعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کا بہترین زینہ ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سات صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیوت الحمد سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’کئی احمدی جب اللہ کے فضل سے اپنے گھر بناتے ہیں تو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ بعض نے اپنا بڑا قیمتی گھر بنایا تو بیوت الحمد کے ایک مکمل گھر کا خرچہ بھی ادا کیا تو اگر تمام دنیا کے احمدیوں کے خریدنے یا بنانے پر کچھ نہ کچھ اس مد میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کوئی ضرورت مند غریب بھائیوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ عیدالفطر 13/اکتوبر 2007ء خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات صفحہ 561)

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید دارالذکر لاہور کا ذکرِ خیر

(مرسلہ: منور علی شاہد۔ جرمنی)

گزشتہ ماہ 28 مئی 2020ء کو سانحہ لاہور کو پورے دس سال بیت گئے تھے، وہ ایک ایسا دن تھا جب اقوام عالم نے مذہب کے نام پر خانہ خدا کے اندر انسانی جانوں سے خون کی ہولی کھیلتے دیکھی، دورِ حاضر کے تاریخ کا شاید وہ بدترین اور سیاہ ترین دن تھا کہ خدا کی عبادت کے لئے اکٹھے ہونے والوں پر محاذ جنگ کی طرح گولیوں اور بموں کی بوچھاڑ کر دی گئی تھی، دیکھتے ہی دیکھتے ''دارالذکر'' کی درو دیواریں عاشقان مسیح و موعود و خلافت احمدیت کے جانثاروں کے خون سے سرخ ہو گئی تھیں، تقریبا ساڑھے تین گھنٹے مسلسل، گولیوں اور بموں کے دھاکوں کو سننے کے بعد جب عقبی گیٹ کا تالہ توڑنے کے بعد سپیشل پولیس کی بھاری نفری کے ساتھ خاکسار ''دارالذکر'' کے اندر داخل ہوا تو صحن میں انسانی خون پانی کی طرح ہر طرف موجود تھا، جوتوں کے جوڑے انسانی خون میں نہ صرف لت پت تھے بلکہ بارود کی آگ کی وجہ سے جل بھی چکے تھے۔ اسی طرح جس طرح ان کو پہن کر آنے والے جلا دیئے گئے تھے، لاہور کے پیاروں، مخلصین جماعت احمدیہ لاہور کے جسموں کے چھیتڑے بکھرے پڑے تھے، بارود کی بدبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، نعشوں کے درمیان سے گزرتا ہوا جب اندر مین ہال میں داخل ہوا تو وہاں کے مناظر ناقابل بیان تھے، پلرز، دیواریں، چھتیں مکمل طور پر خون آلودہ تھیں اور غمزدہ اندھیرے میں بارود اور انسانی خون کی ملی جلی بدبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی، محراب کے بالمقابل سامنے مین دروازے کے قریب اندر پلر کے پاس اس دہشت گرد کا سر الگ اور دھڑ الگ پڑا ہوا تھا، میں نے اس کے منحوس سر کو نفرت سے ایک ہلکی ٹھوکر ماری اور بدبخت کے چہرہ کو دیکھا جس ہلکی ہلکی داڑھی تھی اور شیطانی نحوست چھائی ہوئی تھی، یہ وہ دہشت گرد تھا جو ہال کے اندر اور باہر صحن میں جاکر فائرنگ کرتا رہا اور گرنیڈ پھینکتا رہا تھا اور پھر آخر پر خود کو اڑایا تھا، اسی جگہ کی چھت پر لگے بجلی کے پنکھے مکمل ٹیڑھے ہو چکے تھے اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے، پلر اور لوہے کی دروازوں پر مسلسل گولیوں کے نشانات، اور گرنیڈ بموں کے نشانات سے واضح ہو رہا تھا کہ دہشت گردوں نے بربریت اور وحشت کا ایسا کھیل کھیلا ہے جس کی دورِ حاضر میں کوئی مثال ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ ان شہدائے لاہور کی قربانی کی بازگشت دنیا کے کناروں تک پہنچی تھی اور تا قیامت یہ شہداء زندہ رہیں گے۔ ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں ان کے بارے میں یہ نہ کہو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں'' (سورہ البقرہ)۔ احباب جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر تاریخ احمدیت کا ایک نیا باب رقم کیا تھا، جو انسانی استقامت، صبر، اخلاص و وفا کی ایک سے بڑھ کر ایک داستان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ایسی ہی جانی قربانیوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں ''یہ استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ جس کی رسولوں، نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے'' (اسلامی اصول کی فلاسفی)۔ شہدائے لاہور حضرت مسیح موعود علیہ اسلام کا الہام ''لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں'' کے مصداق بھی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شہدائے لاہور کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا کہ ''آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی خوشبو آ رہی ہے جو ہمارے دماغوں کو معطر کر رہی ہے۔۔ مبارک ہیں لاہور کے احمدی جنہوں نے یہ استقامت دکھائی، جانے والوں نے بھی اور پیچھے رہنے والوں نے بھی''۔

28 مئی کے شہدائے دارالذکر لاہور میں مکرم محمد اسلم بھروانہ شہید بھی شامل ہیں، آج انہی کے بارے میں ان کی صفات، خدمات بارے کچھ ذکر خیر کرنا ہے، مکرم محمد اسلم بھروانہ شہید کی شہادت محراب میں ہوئی تھی اور شہادت کے وقت آپ مکرم منیر احمد شیخ صاحب شہید امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ساتھ ہی محراب میں تھے، کیونکہ آپ لاہور کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری تربیت نو مبائین اور سیکرٹری جائیداد تھے، نماز جمعہ کے وقت محراب میں موجود ہوا کرتے تھے۔ محترم محمد اسلم بھروانہ شہید بہت سی خوبیوں اور صفات کے مالک تھے، آپ ایک مکینیکل انجینئر تھے اور محکمہ ریلوے میں ایک اعلیٰ پوسٹ پر تعینات تھے اور پورے محکمہ میں ان کی قابلیت، ایمانداری اور اپنے فرائض سے لگن کے چرچے تھے اور چند گنے چنے قابل ترین افسران میں آپ سر فہرست تھے، بوقت شہادت آپ چیف مکینیکل انجینئر کے عہدہ پر فائض تھے پورے محکمہ کو ان کے احمدی ہونے کا علم تھا اور یہی بات ہمیشہ ان کے پیش نظر رہتی تھی، سانحہ والے دن کے بارے میں ان کا بیٹا مکرم انصر بھروانہ بیان کرتے ہیں کہ ''28 مئی کو جب میں اور ابو گھر سے جمعہ پڑھنے نکلے اور ڈرائیور نے ہمیں گیٹ پر اتارا تو ابو نے اترتے وقت مجھ سے پوچھا کہ کہاں ڈیوٹی ہے؟ میں نے کہا کہ گیٹ پر۔، کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے۔ (اور ان کی یہی دعا حملہ کے وقت مجھے بچاگئی) یہ کہہ کر وہ مسجد کے اندر چلے گئے اور میں گیٹ پر کھڑا ہوگیا اور اس کے بعد وہ کبھی واپس نہیں آئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

لاہور آنے سے پہلے مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب کوئٹہ اور راولپنڈی میں تعینات رہے اور وہاں بھی بطور قائد علاقہ (کوئٹہ اور راولپنڈی) خدمت کی توفیق پاتے رہے تھے۔ مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب جب ٹرانسفر ہوکر لاہور آئے تو ان کی رہائش گاہ مغلپورہ میں تھی میں بھی اسی علاقہ کے قریب رہتا تھا اور پھر یہیں سے ان سے تعلق پیدا ہوا، بعد ازاں دارالذکر کے قریب ہی ریلوے کے آفیسرز کالونی ''میو گارڈن'' میں شفٹ ہوئے اور شہادت کے وقت وہیں قیام پذیر تھے۔ وقت کے ساتھ ان کے ساتھ تعلق بڑھتا ہی رہا جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کے قائد نامزد ہوئے تو آپ نے خاکسار کو اپنی مجلس عاملہ میں بحیثیت معتمد، ناظم اطفال علاقہ شامل کیا اور یوں میرا ان کے ساتھ تعلق اور قریبی ہو گیا، مرکزی ڈاک پر ضروری کارروائی اور قائدین اضلاع سے رابطوں کے حوالے سے تقریبا چوبیس گھنٹے ان کے ساتھ روابط رہے، میٹنگز انہی کے گھر ہوا کرتی تھیں، بہت دفعہ اہم امور کے سلسلہ میں وہ خاکسار کو اپنے دفتر میں بھی بلالیا کرتے تھے، وہاں ان کی عزت و تکریم کو دیکھتا تو سر فخر سے بلند ہو جاتا۔، وہ ایک انتہائی شفیق، کم گو، دور اندیش عبادت گزار ہونے کے علاوہ خلافت اور خلیفہ وقت کے ساتھ انتہائی وفا، خلوص کا تعلق رکھنے والی شخصیت تھیں، اپ کے ساتھ مزید تعلق کے بعد جو وصف سامنے آیا وہ ان کی بہادری تھی، مشکل حالات اور وقت میں بھی وہ معمولی سی گھبراہٹ اپنے اوپر آنے نہیں دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے دور میں لاہور میں جماعت پر ایک عمومی قسم کی سخت آزمائش آئی ہوئی تھی اور لاہور کے ہسپتالوں میں احمدی ڈاکٹروں پر مسلسل جان لیوا حملے ہو رہے تھے آپ نے مکرم حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کی ہدایات و راہنمائی میں اپنی ٹیم کے ساتھ اس آزمائش میں کامیابی حاصل کی تھی۔ ایک بار آپ کے بیٹے کو اغواء کر لیا گیا تھا اور مخالفین اس کو فیصل آباد لیکر جا رہے تھے اس سخت ترین مشکل گھڑی میں آپ نے گھبراہٹ کا شکار ہونے کی بجائے نہایت بہادری اور حکمت سے مقابلہ کیا اور بالآخر بیٹا بخیریت گھر پہنچ گیا تھا۔

آپ کے ساتھ کام بحیثیت مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کرنے کے نتیجہ میں یہ بات بھی مشاہدے میں آئی کہ جماعتی کارکنوں اور عہدیداروں کے ساتھ انتہائی محبت اور نرمی کا سلوک کرنا آپ کا خاصہ تھا، خود نمائی کو بالکل پسند نہیں کرتے تھے اور پیچھے رہ کر کارکنوں کے ذریعے نگرانی کے ساتھ جماعتی کاموں کی تکمیل کرایا کرتے، انہی کے دور کے ابتدائی سالوں میں جب علاقہ لاہور بین العلاقہ مقابلہ میں دوم قرار پایا تو شوریٰ پر خاکسار کو انعام لینے کے لئے ربوہ بھیج دیا تھا، اس طرح وہ کارکنوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتے بلکہ تربیت کے مواقع بھی فراہم کرتے۔ آپ کے ساتھ بین الاضلاعی دوروں میں آپ کی تربیتی فکر کو بھی دیکھا اور سمجھا، قصور، اوکاڑہ، شیخوپورہ کے علاوہ اندرون لاہور میں بھی آپ نے دورے کئے تھے آپ کی گفتگو مختصر لیکن بہت مدلل اور متاثر کن ہوا کرتی تھی۔

اولاد کی تربیت ایک اہم اور بھاری ذمہ داری ہے اس کو محترم اسلم بھروانہ صاحب شہید نے ایمانداری اور فکر کے ساتھ نبھایا ان کے دونوں بیٹوں اظہر بھروانہ صاحب اور انصر بھروانہ صاحب کے ساتھ جب بھی کہیں بھی ملاقات ہوتی تو وہ بہت احترام سے ملتے، گھر میں میزبانی کرنے میں بھی اپنے شہید والد محترم کا بھرپور ساتھ نبھاتے تھے، اس مضمون کے لئے مکرم انصر بھروانہ صاحب نے ایک تربیتی بات بطور خاص خاکسار کو بھیجی ہے جو سپرد قلم ہے، انصر صاحب بتاتے ہیں کہ ''میری اپنے شہید والد صاحب سے کئی مرتبہ اس بات پر بحث ہوتی رہی کہ ہمارے ہمسائے جو آپ سے کافی چھوٹے گریڈ کے آفیسر ہیں لیکن ان کے پاس

بقیہ صفحہ 8 پر

تعارف صحابہؓ

حضرت مولوی محمد ابو الحمید آزاد رضی اللہ عنہ، حیدر آباد دکن

(غلام مصباح بلوچ)

حضرت مولوی محمد ابو الحمید آزاد رضی اللہ عنہ ولد مولوی شجاعت حسین قوم صدیقی ریاست حیدر آباد دکن کے ایک لائق اور کامیاب وکیل تھے۔ آپ کا حلقۂ احباب نیک سیرت لوگوں پر مشتمل تھا جس کی وجہ سے آپ کو حق کی طرف جلد رہنمائی ملی۔ آپؓ حیدر آباد دکن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''.....جب براہین احمدیہ کی وہ جلد چھپ کر آئی جس کے ساتھ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار ہے اور ہم لوگوں نے اسے پڑھا تو ہمارے قلوب کی جو حالت اس کے پڑھنے سے ہوئی اس کا بہتر علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اس کے بعد رسالہ جات فتح اسلام اور توضیح مرام بھی ہم نے پڑھے اور حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی ماموریت کا اعلان فرمایا اس وقت جہاں تک مجھے یاد ہے اخویم مولوی میر مردان علی صاحب مرحوم اور اخویم مولوی ظہور علی صاحب مرحوم نے اپنی اپنی عمروں سے پانچ پانچ سال حضرت اقدس علیہ السلام کو دینے کے متعلق خطوط روانہ کئے اور بیعت کے عریضے تحریر کئے..... اخویم مولوی میر مردان علی صاحب مرحوم نے پہلے اپنی عمر میں سے پانچ سال دیے اور بیعت کا خط لکھا اور سبقت کی ہے.....''

(الحکم 21,28 مئی 1924ء)

آپؓ کے دوستوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جب بیعت کی تو آپ کو بھی پیغامِ حق کی دعوت دی۔ آپؓ کی طبیعت میں جلد بازی نہیں تھی اس لیے معاملہ کو پرکھ کر اور پوری طرح واقفیت حاصل کر کے پھر کسی نتیجہ پر پہنچتے، بیعت کے معاملہ میں بھی پہلے بغرض تحقیق کچھ دیر ٹھہرے جب حضرت اقدس علیہ السلام کی کتب پڑھیں تو اطمینان ہوا اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے اور پھر تا دمِ آخر اس تعلق کو نبھایا۔ جماعت احمدیہ کی طرف زیادہ توجہ حضرت میر مردان علی صاحب رضی اللہ عنہ (بیعت 23 ستمبر 1891ء) کی کوششوں سے ہوئی جو آپ کو احمدیت کی طرف راغب کرنے کے لیے حضرت اقدسؑ کی کتب آپ کو دیتے اور پھر آپ سے پوچھتے، اسی سلسلے میں دونوں بزرگوں کی خط و کتابت کا کچھ حال اخبار الحکم 21 جون 1934ء صفحہ 9 پر موجود ہے۔ حضرت اقدس کی مخالفت آپؓ نے کبھی نہیں کی بلکہ اس خط و کتابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؓ حضورؑ کے دعاوی کی سچائی کے متعلق یقین رکھتے تھے۔ گو کہ آپؓ کی بیعت کا سال معلوم نہیں ہو سکا لیکن جلد ہی آپؓ نے بھی بیعت کر لی، آپؓ فرماتے ہیں:

''ازالہ اوہام کے پڑھنے کے بعد اخویم مولوی میر مردان علی صاحب مرحوم اور اخویم مولوی ظہور علی صاحب مرحوم نے تو دارالامان کے سفر کی تیاری کر لی۔ جب یہ چلنے لگے تو روانگی سے ایک دو روز پیشتر اخویم مولوی میر مردان علی صاحب مرحوم نے تحریر کے ذریعے حضرت اقدس علیہ السلام کے بارے میں مجھ سے اپنے خیالات کے اظہار کی خواہش کی۔ اس عرصہ میں مَیں نے کئی مرتبہ غالباً تین بار ازالہ اوہام کو پڑھ کر ختم کر لیا تھا۔ میں نے اپنے خیالات ظاہر کیے اور ان کو یہ بھی کہا کہ اس تحریر کو حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مبارک میں کسی موقع و محل پر پیش کریں۔ جب یہ حضرات دار الامان سے تشریف لائے تو مجھ سے وہ الفاظ بیان کئے جو حضرت اقدس علیہ السلام نے اس خاکسار کی نسبت ارشاد فرمائے...... جب وہ مژدۂ جان بخش و روح پرور مجھے پہنچا تو یہ خاکسار بھی سلسلہ بیعت میں داخل ہوگیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔''

(الحکم 21,28 مئی 1924ء)

سلسلہ بیعت میں آنے کے بعد آپ نے اخلاص و وفا میں بہت ترقی کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تبلیغ کے اول مددگاروں میں شامل ہوئے۔ مارچ 1898ء میں حیدر آباد دکن کی جماعت نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں درج ذیل عریضۂ نیاز لکھا کہ

''..... ہم لوگ جو خدا تعالیٰ کے عاجز گنہگار بندے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ امتی اور حضور اقدس کے جاں نثار خدام میں سے ہیں..... ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کا بدل و جان بدرجہ غایت شکر کرتے ہیں کہ ہم نے حضور کا وہ مبارک زمانہ پا لیا جس کی تمنا میں تیرہ سو برس دنیا کی عمر ختم ہوگئی..... مگر ہم اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ تمام دنیا کی دعائیں اور تدبیریں ایک طرف اور حضور کی ایک دعاء نیم شبی ایک طرف۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ حضور مستجاب الدعوات ہیں اس لیے اس بات کی درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے حق میں دعا فرماویں کہ ہم حضور کے ایام کامیابی جہاں تک مقدر ہے دیکھ لیں.....

1۔ سید مردان علی 2۔ محمد نصیر الدین 3۔ محمد ابو الحمید 4۔ سید عبد الحی 5۔ سید محمد رضوی.....''

(الحکم 20 مارچ 1898ء صفحہ 1,2)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کو الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق ملنے والی اللہ تعالیٰ کی مالی معاونت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدا نے ایسے مخلص اور جان فشاں ارادتمند ہماری خدمت میں لگا دیے کہ جو اپنے مال کو اس راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت دیکھتے ہیں..... ہماری عزیز جماعت حیدر آباد کی یعنی مولوی سید مردان علی صاحب اور مولوی سید ظہور علی صاحب اور مولوی عبد الحمید صاحب دس دس روپیہ اپنی تنخواہ میں سے دیتے ہیں۔''

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 312,313 حاشیہ)

پھر حضورؑ نے اسی کتاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اپنے 313 کبار صحابہ کی فہرست شائع فرمائی ہے جس میں آپ کا نام بھی بیسویں نمبر پر درج ہے:

۲۰۔ مولوی ابو الحمید صاحب حیدر آباد دکن

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

آپؓ حیدر آباد دکن جماعت کے دوسرے امیر تھے۔ آپؓ نے حیدر آباد میں افراد جماعت کو منظم کیا اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ و اشاعت کے لیے جلسے منعقد کرائے اور لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ آپؓ 1912ء میں حیدر آباد کے بعض احباب کے ساتھ قادیان حاضر ہوئے اور 15 جون 1912ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ساتھ سفرِ لاہور میں آپ کو بھی رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی۔ (بدر 20 جون 1912ء، صفحہ 1)

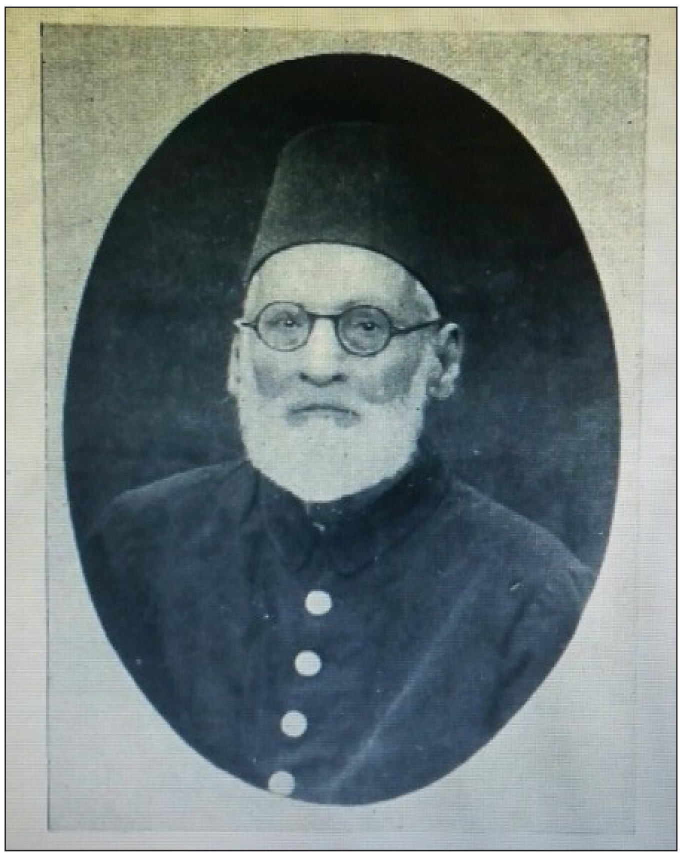

آپؓ جماعتی اخبارات و دیگر لٹریچر بڑے شوق سے باقاعدگی کے ساتھ خریدتے۔ اخبار فاروق کی اشاعت کے متعلق آپؓ کے دو مخلصانہ خط اخبار فاروق 21/28 ستمبر 1916ء اور فاروق 20/27 دسمبر 1917ء میں شائع شدہ ہیں، اُس وقت آپؓ پربھنی (Parbhani) صوبہ مہاراشٹرا میں ناظم عدالت دیوانی متعین تھے۔ آپؓ بفضلہ تعالیٰ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے آپؓ کا نام حیدر آباد دکن کے تحت 5147 نمبر پر درج ہے۔

آپؓ اردو کے ایک اچھے شاعر تھے اور داغ دہلوی کے شاگرد تھے۔ اردو ادب کی بعض کتابوں میں آپؓ کا تذکرہ بھی محفوظ ہے، مثلاً آپ کی زندگی میں چھپنے والی ایک کتاب ''محبوب الزمن تذکرہ شعرائے دکن'' میں آپؓ کا ذکر یوں محفوظ ہے:

''آزاد تخلص۔ ابو الحمید نام۔ آپ کا اصلی وطن لکھنو ہے۔ آپ نے سنِ شعور کے بعد فارسی و عربی میں بقدرِ ضرورت استعداد حاصل کر کے شعر گوئی کی، طبع موزون و خوش فکر تھے، خوب لکھنے لگے۔ نواب مرزا خان داغ دہلوی سے اصلاح لینے لگے، جناب داغؔ کی عنایت توجہ سے لائق شاعر ہوگئے۔ کلام سلیس و بامحاورہ ہے، ابہام و مبالغہ سے پاک و صاف ہے۔ آپ چند سال سے سرکار عالی نظام میں ملازم ہیں۔ خوش خلق و نیک سیرت ہیں۔ عمر تقریباً چالیس پچاس برس کے ہے.....''

(محبوب الزمن تذکرہ شعرائے دکن حصہ اول صفحہ 239۔ تالیف مولوی ابو تراب محمد عبد الجبار خان صاحب ملکاپوری براری حیدر آبادی صدر مدرس عربی و فارسی مدرسہ اعزہ۔ 1329ھ۔ در مطبع رحمانی)

ایک اور کتاب ''تزکِ محبوبیہ'' جلد دوم مولفہ غلام صمدانی خان گوہر حیدر آبادی۔ نظام المطابع پریس بازار چھتہ حیدر آباد دکن۔ 1321ہجری میں بھی دفتر پنجم طبقہ وکلائے ذی اعتبار میں سب سے اول نمبر پر حضرت ابو الحمید آزاد صاحبؓ کا احوال موجود ہے جس کے آخر پر لکھا ہے ''آدمی لائق، خوش طبع، بذلہ سنج، وجیہ ہیں''۔

ڈاکٹر محمد عطاء اللہ خان صاحب اپنی کتاب ''معاصرین داغ دہلوی'' میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں:

''شاعری میں آزادؔ حضرت داغ کے شاگرد تھے۔ آزادؔ کا کلام نہایت صاف اور معاملہ بندی سے آزاد تھا۔ انھوں نے اپنے دور میں بہت

بقیہ صفحہ 8 پر

نیشنل تعلیم ریلی (آن لائن) منعقدہ 27،28 جون 2020ء
زیر اہتمام مجلس انصار اللہ برطانیہ

(راجہ برہان احمد۔ مربی سلسلہ، قائد تعلیم)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس انصار اللہ برطانیہ کو نیشنل تعلیم ریلی کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس پروگرام کا خیال 27/ مئی 2020ء کو آن لائن عالمی مشاعرہ کے انعقاد کے بعد آیا۔موجودہ عالمی وبائی حالات کی وجہ سے ماہ جون کے آخری ہفتہ میں مجلس انصار اللہ برطانیہ کے اجتماع کا انعقاد ممکن نہیں تھا چنانچہ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ برطانیہ کی اجازت سے انہیں ایام کو Virtual پروگرام کے لئے مخصوص کیا گیا۔نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ برطانیہ کے 6 ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی کی منظوری محترم صدر صاحب سے لی گئی۔ کمیٹی کے ممبران درج ذیل تھے۔

مکرم ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب نائب صدر

مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب نائب صدر۔شعبہ IT اور ویب سائٹ

مکرم محمد محمود خان صاحب قائد عمومی۔شعبہ اطلاعات و انعامات

مکرم نعیم گلزار صاحب قائد اشاعت۔شعبہ پوسٹرز و پروموز

مکرم اظہر اقبال صاحب معاون صدر۔شعبہ سوشل میڈیا و لائیو پروگرام

خاکسار راجہ برہان احمد (مربی سلسلہ) قائد تعلیم، نگران پروگرام و مقابلہ جات

کمیٹی کی ابتدائی میٹنگ کے بعد مؤرخہ 3/ جون 2020ء بروز بدھ شام 8 بجے Zoom کے ذریعہ ایک تفصیلی میٹنگ ریجنل زعماء اعلیٰ اور ناظمین تعلیم کے ساتھ کی گئی۔ مقابلہ جات کے بارے میں مکمل تفصیل انہیں بتائی گئی اور سوالات کے جواب دیئے گئے۔

آن لائن مقابلہ جات کی وجہ سے یہ ممکن نہیں تھا کہ عام طور پر اجتماع کے موقع پر کروائے جانے والے تمام مقابلہ جات Virtually کروائے جائیں۔ اس لئے صرف تلاوت، نظم، تقریر اردو و انگریزی کے مقابلہ جات اجتماع کے نصاب کے مطابق جبکہ مقابلہ آذان کا اضافہ کیا گیا۔

ریجنز نے تمام ہدایات پر عمل کرتے ہوئے بذریعہ نامزدگی، آن لائن مقابلے کرواکر یا ریجنل اجتماع کے نتائج سے ہر مقابلے میں اپنے ریجن سے 2 انصار کا انتخاب کرکے نام اور ان کی ریکاڈنگ شعبہ IT کی طرف سے تیار کردہ سسٹم پر اپ لوڈ کیں۔ اس طرح قیادت تعلیم کو 135 انصار کے نام اور کیونکہ چند انصار نے ایک سے زائد مقابلوں میں کوالیفائی کیا تھا اس لئے 150 سے زائد ریکاڈنگ موصول ہوئیں۔

21/ جون 2020ء کو شعبہ IT نے تمام انٹریز مع ریکارڈنگ متعلقہ منصفین کو بھجوائیں۔ اگلے 24 گھنٹے میں محترم منصفین کرام نے فائنلسٹ کی لسٹیں تیار کرکے قیادت تعلیم کو بھجوادیں۔

تمام ریجنز کو یہ لسٹیں قیادت تعلیم نے بھجوائیں نیز یہاں سے ہمارے لائیو پروگرام کی تیاری کا آغاز ہوا۔شعبہ سوشل میڈیا و لائیو پروگرام نے انفرادی طور پر تمام فائنلسٹ سے رابطہ کیا۔منصفین کرام سے بھی انفرادی طور پر رابطہ کرنے کے بعد ایک ٹریننگ سیشن منصفین کے لئے جبکہ 2 ٹریننگ سیشن مقابلہ جات میں حصہ لینے والوں کے لئے کئے گئے۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ یہ لائیو پروگرام موجودہ عالمی وبائی صورتحال میں سب کے لئے ایک نیا اور کچھ کے لئے بہت مشکل تجربہ تھا۔سافٹ ویئر کی انسٹالیشن، پروگرام کے استعمال، مائیک کو کھولنے اور بند کرنے کے علاوہ لائیو پروگرام کے دوران کیمرے کا استعمال کیسے ہوگا، یہ تمام چھوٹے چھوٹے امور تفصیل کے ساتھ بار بار تمام شاملین کو سمجھائے گئے۔مؤرخہ 25 اور 26 جون کو ٹرائیل رن کیا گیا۔

مجلس انصار اللہ برطانیہ کی نیشنل تعلیم ریلی کی تیاری کے سلسلہ میں خاکسار ابتداء سے ہی سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھتا رہا جبکہ لائیو پروگرام سے پہلے ایک بکرا صدقہ بھی دیا گیا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال کے اجتماع کا عنوان ''تقویٰ'' منظور فرمایا تھا۔ چنانچہ اسی موضوع کو مدنظر رکھتے ہوئے مقابلہ جات کا نصاب رکھا گیا۔اسی طرح لائیو پروگرام میں بھی ''التقویٰ'' کا لوگو نمایاں نظر آتا رہا۔

مؤرخہ 27/ جون 2020ء بروز ہفتہ برطانیہ وقت کے مطابق صبح 11 بجے پروگرام کا آغاز افتتاحی تقریب سے ہوا۔مکرم فیضان احمد راجپوت صاحب نے سورۃ البقرہ آیات 149 اور 150 کی تلاوت مع انگریزی ترجمہ کی جس کے بعد مکرم سعید حامد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام

اَے خُدا اے کار ساز و عیب پوش و کِردِگار
اے مرے پیارے مرے مُحسن مرے پروَردِگار

اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں خاکسار نے حسب ارشاد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ برطانیہ بطور قائد تعلیم، ریلی کا افتتاح کیا۔ اپنی گزارشات میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ سال مجلس انصار اللہ برطانیہ کے موقع پر کئے گئے اختتامی خطاب سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا: ''مجلس انصار اللہ کے ممبران کو جو حقیقی جائزہ اپنا لینا چاہیے وہ اس پر لینا چاہیے کہ کیا ہم انصار اللہ کہلاتے ہوئے اپنی زندگیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ جب تک ہم ایک فکر کے ساتھ اس بات کی تلاش نہیں کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں جو حقیقتاً قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے اپنا لائحہ عمل ترتیب دے کر بار بار اس کا جائزہ نہیں لیں گے ہم اپنی زندگیاں اس تعلیم کی روشنی میں ڈھال نہیں سکتے۔''

خاکسار نے موجودہ حالات کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ''ڈاکخانوں کے ذریعہ سے کل دُنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔اخباروں کے ذریعہ سے تمام دُنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سے سفر آسان کردیئے گئے ہیں۔غرض جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 135)

اور حضرت مصلح موعودؓ کے شعر

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

کہ حوالے سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے عملی نمونہ اور راہنمائی کے مطابق حالات جیسے بھی ہوں جماعت احمدیہ کے کام نہیں رکتے۔ آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ سال مجلس انصار اللہ برطانیہ کے موقع پر کئے گئے اختتامی خطاب سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپؑ کی خواہشات کے مطابق آپؑ کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے ہوں۔ حقیقی انصار اللہ بننے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے اور اپنی نسلوں کے لیے نیک نمونے چھوڑ کر جانے کی توفیق ہمیں اللہ تعالیٰ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہم حاصل کرنے والے ہوں۔'' آمین۔

افتتاحی تقریب دعا پر ختم ہوئی، جس کے فوراً بعد مقابلہ تلاوت کا آغاز ہوا۔ اس مقابلے میں 5 فائنلسٹ تھے۔ جبکہ منصفین مکرم حافظ فضل ربی صاحب، مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب اور مکرم حافظ طیب احمد صاحب منصف اور ماڈریٹر تھے۔ اس کے بعد مقابلہ تقریر بزبان انگریزی ہوا جس میں 6 فائنلسٹ تھے۔ اس مقابلے کا دلچسپ پہلو ہر مقرر سے ان کی تیاری کے بارے میں کئے جانے والے سوالات تھے۔ منصفین میں مکرم ڈاکٹر منصور احمد ساقی صاحب نائب صدر انصار اللہ برطانیہ، مکرم طاہر محمود مبشر صاحب مربی سلسلہ اور منصف و ماڈریٹر مکرم منصور احمد کلارک صاحب مربی سلسلہ تھے۔ پہلے دن کا آخری مقابلہ آذان کا تھا، جس میں 9 فائنلسٹ تھے۔منصف اور ماڈریٹر مکرم داؤد احمد عابد صاحب جبکہ دیگر منصفین مکرم محمود دوردی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم عمران خالد صاحب مربی سلسلہ تھے۔ اس طرح پہلے دن کا براہ راست پروگرام تقریباً سوا دو گھنٹے جاری رہا۔ دو مقابلوں کے درمیان وقفے میں مجلس انصار اللہ برطانیہ کے برکینا فاسو میں جاری ''مسرور آئی ہسپتال پراجیکٹ'' اور گزشتہ سال کے اجتماع کے بارے میں ڈاکومنٹریز دکھائی جاتی رہیں۔ IT رپورٹ کے مطابق پہلے دن کا براہ راست پروگرام دنیا بھر سے 1587 افراد یا گھرانوں نے یوٹیوب کے ذریعے جبکہ تقریباً پانچ صد افراد یا گھرانوں نے فیس بک لائیو کے ذریعے دیکھا۔

28/ جون 2020ء دوسرے دن کے براہ راست پروگرام کا آغاز بھی برطانیہ وقت کے مطابق صبح 11 بجے ہوا۔سورہ صف آیت نمبر 15 کی تلاوت مکرم محمود اللہ خان صاحب نے کی اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ دوسرے دن کا پہلا مقابلہ تقریر بزبان اردو تھا۔ اس مقابلے کے 6 فائنلسٹ تھے۔منصف اور ماڈریٹر مکرم صباحت کریم صاحب مربی سلسلہ تھے جبکہ دیگر منصفین مکرم محمد احمد نعیم صاحب مربی سلسلہ اور مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب تھے۔ اس Virtual ریلی کا آخری مقابلہ نظم پڑھنے کا تھا، جس کے فائنلسٹ کی تعداد 9 تھی۔ مقابلے کے ماڈریٹر اور منصف مکرم میر انجم پرویز صاحب مربی سلسلہ اور دیگر منصفین مکرم طاہر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ اور مکرم عمر شریف صاحب تھے۔

کثرت کے ساتھ لوگوں نے اپنے تاثرات کا اظہار یوٹیوب اور فیس بک پر کیا جن میں سے چند ایک یہاں درج ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف۔ ربوہ: ''منفرد تاریخی علمی ریلی کے کامیاب انعقاد پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ سارا پروگرام نہایت پر لطف اور ایمان افروز تھا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء''

مکرم مبارک احمد صاحب: ’’ماشاء اللہ احمدیت زندہ باد۔حضرت مرزا غلام احمد کی جے‘‘

سیفل احمد برماوی: ’’انڈونیشیا سے میں حاضر ہوں اور سن رہا ہوں۔‘‘

سفیر احمد صاحب کارڈف: ’’ماشاء اللہ خدام اور اطفال کے لئے انصار سے سیکھنے کا بہترین موقع ہے۔‘‘

کثرت کے ساتھ لوگوں نے مقابلہ جات کے بارہ میں اپنی رائے دی کہ مقابلہ بہت سخت ہے اور منصفین کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہوگا۔ یہ بالکل منفرد پروگرام ہے۔مبارکبادیں اور ماشاء اللہ کے علاوہ ’’خلافت احمدیہ زندہ باد‘‘

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام آن لائن نیشنل تعلیم ریلی 2020ء کی اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم و محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ تھے۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم (سورہ الزمر:10تا13) سے ہوا۔تلاوت مکرم داؤد احمد صاحب نے کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم فاروق محمود صاحب نے پڑھا۔مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام

’’وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اَسیرِ نخوت و کِبر و غرور ہیں‘‘

سے چند اشعار اپنی مترنم آواز میں سنائے۔ خاکسار نے بطور قائد تعلیم رپورٹ پیش کی اور ریلی کے دوران منعقد ہونے والے مقابلہ جات نیز سالانہ مقابلہ مضمون نویسی بزبان اردو اور انگریزی کے نتائج کا اعلان کیا۔محترم صدر صاحب انصار اللہ برطانیہ نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام مقابلوں میں حصہ لینے والوں اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کو مبارکباد پیش کی اور منصفین کرام کا شکریہ ادا کیا۔اسی طرح آپ نے قیادت تعلیم کے ماتحت اس تاریخی پروگرام کو آن لائن دیکھنے والوں اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا نیز آپ نے IT ٹیم و دیگر انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ آمین۔

آپ نے اپنے خطاب میں کہا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ
(آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ’’خدا تعالیٰ نے ایمان کو باغ کے ساتھ مشابہت دی۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پس واضح رہے کہ اس جگہ ایک اعلیٰ درجہ کی فلاسفی کے رنگ میں بتلایا گیا ہے کہ جو رشتہ نہروں کا باغ کے ساتھ ہے وہی رشتہ اعمال کا ایمان کے ساتھ ہے۔ پس جیسا کہ کوئی باغ بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا ایسا ہی کوئی ایمان بغیر نیک کاموں کے زندہ ایمان نہیں کہلا سکتا اگر ایمان ہو اور اعمال نہ ہوں تو وہ ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔‘‘(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 390)‘‘ سنایا۔

یہ صرف اور صرف اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر حاصل کیا جاسکتا ہے اور آجکل نجات کا واحد راستہ خلافت احمدیت کی اطاعت اور پیروی میں ہے۔ اس کے لئے ہمیں مسلسل اپنی عبادات کے معیار کو بڑھانا ہوگا اور تقوی کے ساتھ محبت الٰہی میں بڑھنا ہوگا۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔’’انسان ایک خشک ٹہنی کی طرح ہوجاتا ہے، اس کا دل مرجھا جاتا ہے، ایمان کی تازگی ختم ہوجاتی ہے اور پھر ایسا شخص جو بظاہر ایمان والوں میں سے ہوتا ہے خدا سے دوری کی وجہ سے دنیا کی گمراہوں میں گم ہوجاتا ہے۔‘‘

(بحوالہ اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22جون 2008ء برموقع جلسہ سالانہ امریکہ)

اس لئے میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بھائیوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمیں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنے، خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق رکھنے اور اپنے ایمان کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی پیار و محبت کی نگاہ ہمارے اوپر پڑتی رہے اور ہمیشہ ہمارے خوف کی حالت امن میں بدلتی رہے۔آمین۔اس کے بعد آپ نے دعا کروائی جس سے اس تقریب کا اختتام ہوا۔

دوسرے دن کا پروگرام بھی تقریباً سوا دو گھنٹے جاری رہا اور شعبہ IT کی رپورٹ کے مطابق دوسرے دن کا براہ راست پروگرام دنیا بھر سے 2248 افراد یا گھرانوں نے یوٹیوب کے ذریعے جبکہ تقریباً پانچ صد افراد یا گھرانوں نے فیس بک لائیو کے ذریعے دیکھا۔

مقابلہ تلاوت

اول	مکرم داؤد احمد صاحب	Manchester North	North West
دوم	مکرم فیضان احمد راجپوت صاحب	Morden South	Baitul Futuh
سوم	مکرم محمود اللہ خان صاحب	Battersea	Tahir
حوصلہ افزائی	مکرم سعید حامد صاحب	Baitul Futuh East	Baitul Futuh

مقابلہ نظم

اول	مکرم مجاہد جاوید صاحب	Southmead	Fazal
دوم	مکرم مدثر احمد شاہد صاحب	Thornton Heath West	South
سوم	مکرم حافظ مبارک احمد صاحب	Manchester West	North West
حوصلہ افزائی	مکرم خالد محمود بٹ صاحب	Hayes	Nasir

مقابلہ اذان

اول	مکرم Toban Ephram صاحب	Wolver-hampton	West Midlands
دوم	مکرم فیضان احمد راجپوت صاحب	Morden South	Baitul Futuh
سوم	مکرم سعید حامد صاحب	Baitul Futuh East	Baitul Futuh
حوصلہ افزائی	مکرم داؤد احمد صاحب	Manchester North	North West

مقابلہ تقریر بزبان اردو

اول	مکرم شرف الرحمان صاحب	Slough	Nasir
دوم	مکرم سعید احمد بھٹی راجپوت صاحب	Wandsworth Town	Tahir
سوم	مکرم غلام رسول صاحب	Earls field	Tahir
حوصلہ افزائی	مکرم فرید محمود مبشر صاحب	Birmingham South	West Midlands
حوصلہ افزائی	مکرم اظہر اقبال صاحب	Epsom	Masroor

مقابلہ تقریر بزبان انگریزی

اول	مکرم فاروق محمود صاحب	Surbiton	Masroor
دوم	مکرم ڈاکٹر مرزا اظہر صدیق صاحب	Walsall	West Midlands
سوم	مکرم Abay-omi Ibrahim Motajo صاحب	Glasgow	Scotland
حوصلہ افزائی	مکرم نعمان محمود صاحب	Bristol	Wales & South West

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سال 2020ء کے مقابلہ سالانہ مضمون نویسی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’اصحاب احمدؑ کا تعلق باللہ‘‘ کے عنوان کی منظوری عنایت فرمائی تھی۔حضور انور کی دعاؤں کے نتیجہ میں امسال گزشتہ سال سے دوگنا سے بھی زیادہ مضامین موصول ہوئے۔ اردو اور انگریزی زبان میں کل 53 مضامین موصول ہوئے۔

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے بارہ میں کئی مضمون لکھنے والے انصار بھائیوں کی آراء موصول ہوئیں۔

مکرم شیخ رفیق احمد طاہر صاحب لکھتے ہیں ’’اللہ تعالیٰ آپ کو اس متاثر کن عنوان کے انتخاب کی جزاء دے۔ مجھ جیسے گناہ گار کے لئے صحابہ کی سیرت کا مطالعہ بہت مفید تھا۔‘‘

ایک اور ناصر مکرم احمد تارڑ صاحب نے بتایا: ’’خاکسار نے شعبہ تعلیم کے کہنے پر پہلی دفعہ مضمون لکھا ہے اور اصحاب احمد کے تعلق باللہ کے واقعات کا مطالعہ کر کے میرے علم و ایمان میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگ ہستیوں کے نمونہ کو اپنانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔‘‘

ایک مضمون کی ایمیل ہمیں اس عنوان کے ساتھ موصول ہوئی کہ ’’پاپا کا مضمون‘‘، یعنی کئی بچوں نے بھی کسی نہ کسی رنگ میں ان مضامین کے لکھنے میں اپنے بڑوں کی مدد کی۔

مقابلہ مضمون نویسی بزبان اردو

اول	مکرم احسان اللہ قمر صاحب	Clapham Junction	Tahir
دوم	مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب	Deer Park	Noor
سوم	مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب	Upper Mitchem	Noor
چہارم	مکرم چوہدری ناز احمد ناصر صاحب	BF South	Baitul Futuh
پنجم	مکرم شیخ رفیق احمد طاہر صاحب	Baitul Futuh South	Baitul Futuh
ششم	مکرم نعیم طاہر صاحب	Slough	Nasir
ہفتم	مکرم شہزادہ مبشر صاحب	Glasgow South	Scotland
ہشتم	مکرم وحید احمد صاحب	Battersea	Tahir
نہم	مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب	Shirley	South
دہم	مکرم ناصر احمد صاحب	Tooting Bec	Tahir

مقابلہ مضمون نویسی بزبان انگریزی

اول	مکرم ڈاکٹر طیب احمد منصور صاحب	Baitul Futuh	Baitul Futuh
دوم	مکرم عبد الشہید ناصر الدین صاحب	Barking and Dagenham	East
سوم	مکرم پروفیسر آصف علی صاحب	Hounslow East	Nasir
چہارم	مکرم منصور احمد صاحب	Raynes Park	Masroor

☆...☆...☆

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید دار الذکر لاہور کا ذکر خیر ...... از صفحہ 4

اتنی اچھی اور مہنگی گاڑیاں ہیں، ہمارے پاس کیوں نہیں ہیں؟ وہ کبھی بھی میری اس بات کا جواب نہیں دیتے بلکہ ہنس کے ٹال دیتے تھے، جب ہم میوگارڈن ریلوے کالونی میں شفٹ ہوئے تو ایک دن پھر یہی سوال ان کے سامنے دہرایا کہ یہاں بھی سب کے پاس بہت گاڑیاں ہیں، تو اس پر انہوں نے مجھے اپنے پاس بٹھا کر کہا: ’’بیٹا! میں بھی یہ سب کچھ کرسکتا ہوں مگر ان سب کے لئے مجھے اپنے محکمہ کے ساتھ غداری کرنا پڑے گی جو میں کبھی نہیں کروں گا، مجھے اپنی اگلی زندگی، اس زندگی سے بہت عزیز ہے‘‘۔ ابو نے مجھے مزید بتایا کہ ابھی مجھے تین کمپنیوں سے ریلوے کے معاہدے کرنے کا انچارج بنایا گیا تھا اور اس معاہدہ کی لاگت تقریباً ایک سو کروڑ روپے تھی مجھے ان تینوں کمپنیوں نے کہا کہ معاہدے کا چالیس فیصد لے لو اور ان کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کردو۔ مگر میں نے انہیں یہ کہا کہ میں اس کمپنی سے معاہدہ کروں گا جو میرے محکمہ کے لئے بہتر ہوگا، اور کہا کہ بیٹا جی میں اپنے ایک دستخط کے ساتھ اتنی دولت کما سکتا ہوں کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے مگر میں ایسا کبھی نہیں کروں گا، میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے میری جماعت کا نام بدنام ہو اور لوگ مجھے اچھے لفظوں سے یاد نہ کریں۔ تم آج تو عیش و آرام کی زندگی گزار لوگے مگر اگلی زندگی میں کیا کروگے، میرے بعد لوگوں سے کیا کیا سنو گے؟ یہ تربیت اولاد کی ایک ایسی شاندار اور روشن مثال ہے جو اس دور میں شاید ہی کہیں سننے کو ملے۔ خاکسار کی مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو سے ٹیلی فون پر بات ہوئی تو انہوں نے اسلم بھروانہ صاحب کے متعلق ایک واقع سنایا، انہوں نے بتایا کہ ’’ربوہ میں جلسہ سالانہ کے لنگرز کی ہر سال ٹیسٹنگ لازمی ہوتی ہے، ایک دن جلسہ سالانہ کے لنگر خانہ میں ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا کہ آپ یہاں کہاں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے بعد از ریٹائرمنٹ خود کو وقف کر دیا ہے، اسی لئے میں اس لنگر خانہ کی ٹیسٹنگ کے لئے آیا ہوں۔‘‘ اس بات سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ محترم بھروانہ صاحب کے اندر خدمت دین کا جذبہ کس قدر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

مکرم عبد الحفیظ گوندل صاحب سابق قائد علاقہ لاہور حال مقیم کنیڈا بیان کرتے ہیں کہ ’’محترم محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید میرے ساتھ جب نائب قائد علاقہ لاہور تھے تو ان کے ساتھ ہم دور دراز کے شہروں میں جایا کرتے تھے جن میں بہاولنگر، ساہیوال کے علاقے بھی شامل تھے۔ ان دوروں کے دوران میں نے یہ بات نوٹ کی کہ رات کو جب بھی بھروانہ صاحب کی آنکھ کھلتی تو وہ اٹھ کر نماز تہجد ادا کرتے اور پھر فجر کے لئے سوجاتے۔‘‘ گوندل صاحب نے ایک اور واقعہ بتایا جو خود اسلم بھروانہ صاحب نے گوندل صاحب کو سنایا تھا جس کا تعلق ضیاء الحق سے تھا۔ ان دنوں میں (اسلم بھروانہ صاحب) کوئٹہ میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ضیاء الحق کوئٹہ دورہ پر آیا تو اس نے سرکاری افسران سے خطاب کرنا تھا، میں بھی اس اجلاس میں وہاں موجود تھا اور سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگایا ہوا تھا، ایک اہلکار نے آ کر مجھے کہا کہ اتاریں اس کو، لیکن میں نے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس وقعہ سے جہاں ان کی بہادری اور جرات کا پتا چلتا ہے وہیں خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا بھی پتا چلتا ہے۔ مکرم اسلم بھروانہ صاحب شہید کے دور قیادت میں لاہور کے قائد ضلع مکرم عبد الحلیم طیب صاحب (حال مقیم کینڈا) تھے آپ نے کئی سال بھروانہ صاحب کے ساتھ کام کیا، آپ بھروانہ صاحب کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ ’’جب مجھے قائد ضلع لاہور خدمت کرنے کی توفیق مل رہی تھی اس وقت وہ قائد علاقہ لاہور تھے اس طرح بہت قریب سے ان کو دیکھنے کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ نے ان کو جن صفات سے نوازا ہوا تھا ان میں ایک وصف بہادری کا بھی تھا، اس حوالے سے ایک واقعہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جس کا انہوں نے ہی ذکر کیا تھا اور وہ یہ کہ ایک دن وہ (اسلم بھروانہ صاحب) اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے اور ریلوے یونین کا ایک بڑا لیڈر دفتر میں آن ٹپکا اور غنڈہ گردی کرنے کے علاوہ مجھے ڈرانے دھمکانے کے لہجہ میں مخاطب ہوا۔ میں نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے زعم میں تھا اور بڑبڑانے سے باز نہ آیا۔ میں نے اس کو اپنے کمرہ ہی میں بند کرلیا اور آستین اوپر کرلیں اور کہا کہ اب جرأت ہے تو بات کر، اس پر وہ اتنا خوفزدہ ہوا کہ پاؤں پڑ گیا اور معافی مانگنے لگا۔ میں نے اسے کہا کہ آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا۔ مکرم عبد الحلیم طیب صاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ بھروانہ صاحب سادہ لیکن باوقار زندگی گزارنے والے تھے، ہمیشہ سچ پر رہنے والے اور سچی گواہی دینے والے تھے، چونکہ بعض معاملات میں ان سے پوچھا جاتا تو ہمیشہ سچ بات کرتے اور صائب مشورہ دیتے تھے۔

مکرم تبسم مقصود صاحب ایڈوکیٹ حال مقیم کینڈا محترم اسلم بھروانہ صاحب کی مجلس عاملہ کے ممبر تھے نے خاکسار کو بتایا کہ محترم بھروانہ صاحب کو جماعتی کاموں کی اتنی فکر ہوا کرتی تھی کہ مجھے فون کرکے اپنے دفتر ہی بلا لیا کرتے تھے جو میرے گھر کے قریب ہی تھا اور پھر دوروں کا پروگرام بناتے اور دیگر شعبوں کے بارہ میں میرے ساتھ مشاورت کرتے تھے، شہدائے لاہور کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ شہدائے لاہور کی مغفرت فرمائے اور انکی اولادوں اور اہل خانہ کو انہی کی طرح اخلاص و وفا کا پیکر بنائے، آمین۔

☆...☆...☆

بقیہ: حضرت مولوی محمد ابو الحمید آزاد رضی اللہ عنہ، حیدر آباد دکن ...... از صفحہ 5

شہرت حاصل کی.....‘‘

(معاصرین داغ دہلوی صفحہ 71 مرتبہ ڈاکٹر محمد عطاء اللہ خان۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی 2009ء)

نور اللہ محمد نوری صاحب اپنی کتاب ’’داغؔ‘‘ (اسی کتاب میں آپ کی تصویر بھی محفوظ ہے) کے آغاز میں اظہار تشکّر کے تحت لکھتے ہیں:

’’مولوی ابو الحمید آزاد وکیل ہائیکورٹ اور نواب عزیز یار جنگ بہادر کو میں نے تحریر کتاب کے سلسلہ میں بے حد تکلیف دی، اگر ان صاحبوں نے میری اعانت نہ کی ہوتی تو کتاب ناقص اور ناتمام رہتی۔‘‘

(داغؔ مصنفہ نور اللہ محمد نوری۔ 1355ھ۔ صفحہ 32۔ مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس چار مینار حیدر آباد دکن)

جماعتی لٹریچر میں بھی آپ کی بعض نظمیں شائع شدہ ہیں، مثلاً اخبار بدر 7 مئی 1908ء میں آپ کی مسدس، اخبار الحکم 28-21 مئی 1918ء میں آپ کی نظم ’’شان محمد ﷺ و بعثت احمدؑ‘‘ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شان میں آپ کی ایک نظم اخبار الفضل 6 اکتوبر 1937ء میں شائع شدہ ہیں۔

آپ نظام وصیت میں بھی شامل تھے وصیت نمبر 3886 تھا، آپ نے اپریل 1938ء میں وفات پائی، اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

’’سکندر آباد سے جناب سید بشارت احمد صاحب نے بذریعہ تار یہ افسوس ناک خبر بھیجی ہے کہ مولوی ابو الحمید صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے پرانے صحابی تھے انتقال کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے خاندان سے اور جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد سے دلی ہمدردی ہے خدا تعالیٰ انھیں نعم البدل عطا فرمائے اور مولانا مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔‘‘

(الفضل 14 اپریل 1938 صفحہ 2)

☆...☆...☆

طلوع وغروب آفتاب

21 جولائی 2020ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:25	19:04
مدینہ منورہ	04:17	19:11
قادیان	04:02	19:32
ربوہ	03:42	19:12
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:43	21:05